کو فیصلے کے مطابق تبدیل کر دیں، کیونکہ اس تاریخ کے بعد وہ دفعات کالعدم ہوں گی جن کے بارے میں عدالت نے اپنا فیصلہ دیا ہے۔

علما اور اسلامی حلقوں کے لیے یہ فیصلہ ایک مژدہ جانفزا ہے، مگر یہ نتیجہ خیز اسی صورت میں ہوگا جب کہ اس کے حق میں رائے عام کو خوب متحرک کیا جائے۔ ہر مسجد میں، ہر دینی اور سیاسی اجتماع میں محبانِ پاکستان کا فرض ہے کہ اس فیصلے کے حق میں قرار دادیں پاس کرائیں اور اس کے پمفلٹ شائع کر کے تقسیم کریں۔

موجودہ لادین جمہوریت کے تحت، ملک کے اضطرابی حالات میں کسی نفع و نقصان کی پروا نہ کرتے ہوئے جن ججوں نے یہ فیصلہ دیا ہے۔ وہ اس قوم کا قیمتی سرمایہ ہیں۔ دینِ برحق کی جو خدمت اور پاکستان کے لیے جو بھلائی انہوں نے کی ہے اس پہ مدیر و قارئین ترجمان القرآن کی طرف سے حسنة فی الدنیا اور حسنة فی الاخرہ کی دعائیں۔

کیا بھروسہ ہے زندگانی کا

منصورہ کی آبادی میں شامل ایک شریف النفس اور درویش مزاج آدمی یکایک اس دنیا کو چھوڑ کر چلا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ یہ تھے چوہدری محمد اسحٰق سندھو!

عمر ۶۸ برس ہوگی۔ بھینی سندھواں (متصل منہالہ) تحصیل و ضلع لاہور ان کا گاؤں تھا۔ معلمی مشغلہ تھا۔ سنٹرل ماڈل سکول لوئر مال سے ریٹائر ہوئے تھے۔ ۱۹۴۷ء میں جماعتِ اسلامی سے رابطہ ہوا۔ ۱۹۷۵-۱۹۷۲ء میں منصورہ میں تعمیر مکان کے لیے آئے۔ دل کی تکلیف تھی۔ دو مرتبہ دورے پڑ چکے تھے ـــــــ وہ دن بھر جمعیت طلبہ کے جلسے میں رہے اور شام کو اپنے مہمانوں کو اسٹیشن تک چھوڑنے گئے۔ زیادہ مشقت کے نتیجے میں رات دورہ پڑا اور ۱۵ اکتوبر کو ۴ بجے صبح جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی۔

مرحوم کی بیوہ اور ان کے صاحبزادگان و دختران کے صدمے میں ہم شریک ہیں۔ خدا سب کو صبر دے اور مرحوم پر مغفرت فرمائے۔ آمین۔